

(۱) دوبارہ زندہ کئے جانے پر قرآن سے دلیل

وَإِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ رَبِّ ارْنِي كَيْفَ تُحْيِي الْمَوْتَىٰ قَالَ أُولَٰئِكَ ثُبُورٌ وَلَٰكِنْ لِّيُطَمِّنَ قَلْبِي قَالَ فَخُذْ أَرْبَعَةً مِّنَ الطَّيْرِ

فَصُرْهُنَّ إِلَيْكَ ثُمَّ اجْعَلْ عَلَىٰ كُلِّ جَبَلٍ مِّنْهُنَّ جُزْءًا ثُمَّ ادْعُهُنَّ يَأْتِينَكَ سَعْيًا

اور جب ابراہیم علیہ السلام نے کہا: اے میرے رب تو مجھے بتا کہ مردوں کو زندہ کیسے کرے گا؟ اللہ تعالیٰ نے کہا: کیا تمہیں ایمان (یقین) نہیں ہے؟

ابراہیم علیہ السلام نے کہا: کیوں نہیں! لیکن میرے دل کو اطمینان ہو جائے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تم چار پرندے لو، انکے ٹکڑے کر ڈالو، پھر ہر پہاڑ پران کا ایک ایک ٹکڑا رکھ دو

پھر انہیں پکارو، وہ تمہارے پاس دوڑتے ہوئے چلے آئیں گے،

(بقہ ۲:۲۱۰)

اور اس سے پہلے کی آیت میں اللہ رب العالمین نے عزیر علیہ السلام کا واقعہ بیان کیا کہ جب ان کا گزرا ایک ایسی بستی کے پاس سے ہوا جو برباد ہو چکی تھی، ان کے دل میں یہ خیال گزرا کہ

اللہ اسے برباد کرنے کے بعد کس طرح دوبارہ آباد کرے گا تو اللہ رب العالمین نے انہیں ہی موت دے دی، وہ اور ان کا گدھا سو سال تک یوں ہی مرے پڑے رہے اور ان کا کھانا بھی

بائی نہیں ہوا اور جب سو سال بعد اللہ رب العالمین نے انہیں دوبارہ زندہ کیا تو ان کی آنکھوں کے سامنے ہڈیوں کو اکٹھا کیا اور ان پر گوشت چڑھایا، اللہ نے دنیا والوں کو یہ نشانی دکھادی

کہ وہ ذات جس نے پہلی مرتبہ اس کائنات کو بنایا وہ اس کو فنا کرنے کے بعد دوبارہ لوٹا نے پر قادر ہے۔

اسی طرح سورہ کہف میں اللہ رب العالمین نے اصحاب الکہف کے حالات کا ذکر کیا کہ چند جوانوں کو اللہ رب العالمین نے تین سو سال تک ایک غار میں سلائے رکھا اور اس کے بعد

(سورہ کہف ۱۸:۱۰)

انہیں دوبارہ زندہ کیا۔

اسی طرح اصحاب طور کا قصہ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ذکر کیا ہے

وَإِذْ قُلْتُمْ يٰمُوسَىٰ لَنْ نُؤْمِنَ لَكَ حَتَّىٰ نَرَىٰ اللَّهَ جَهْرَةً فَأَخَذَتْكُمُ الصَّاعِقَةُ، وَأَنْتُمْ تُنظَرُونَ.

ثُمَّ بَعَثْنَاكُم مِّنْ بَعْدِ مَوْتِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ

اور جب تم نے کہا کہ اے موسیٰ! ہم تمہارے اوپر اس وقت تک ایمان نہ لائیں گے جب تک کہ ہم اپنے رب کو سامنے نہ دیکھ لیں پس دیکھتے ہی دیکھتے تم کو بجلی نے پکڑ لیا،

(بقہ ۲۰:۵۵-۵۶)

پھر ہم نے تم کو تمہاری موت کے بعد اٹھایا تاکہ تم شکر ادا کرو۔

أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ خَرَجُوا مِن دِيَارِهِمْ وَهُمْ أُلُوفٌ حَذَرَ الْمَوْتِ فَقَالَ لَهُمُ اللَّهُ مُوتُوا، ثُمَّ أَحْيَاهُمْ،

إِنَّ اللَّهَ لَذُو فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُونَ

کیا تم نے انہیں نہیں دیکھا جو ہزاروں کی تعداد میں تھے اور موت سے ڈر کے مارے اپنے گھروں سے نکل کھڑے ہوئے تھے اللہ تعالیٰ نے انہیں فرمایا میرا پھر انہیں زندہ

(بقہ ۲:۲۲۳)

کر دیا بے شک اللہ تعالیٰ لوگوں پر بڑا فضل والا ہے، لیکن اکثر لوگ ناشکرے ہیں۔

ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا: کہ یہ بنی اسرائیل کے ایک گاؤں ”دارودان“ والوں کا قصہ ہے کہ ان کی بستی میں طاعون کی بیماری پھیل گئی تھی وہ اس کے خوف

سے بھاگ کھڑے ہوئے تو اللہ رب العالمین نے انہیں وہیں موت دے دی جب کہ ان کا خیال تھا کہ ہمیں یہاں موت نہیں پکڑ سکتی، بطور نشانی اللہ نے انہیں دوبارہ زندہ کر دیا۔

(تفسیر ابن کثیر)

(۲) دوبارہ زندہ کئے جانے کی عقلی دلیل

ارشاد باری ہے::

يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنْ كُنْتُمْ فِي رَيْبٍ مِّنَ الْبَعْثِ فَإِنَّا خَلَقْنَاكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِّنْ نُطْفَةٍ ثُمَّ مِّنْ عَلَقَةٍ

ثُمَّ مِّنْ مُّضْغَةٍ مُّخَلَّقَةٍ وَغَيْرِ مُّخَلَّقَةٍ لِّنُبَيِّنَ لَكُمْ وَنُقَرُّ فِي الْأَرْحَامِ مَا نَشَاءُ إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى

ثُمَّ نُخْرِجُكُمْ طِفْلًا ثُمَّ لِتَبْلُغُوا أَشُدَّكُمْ وَمِنْكُمْ مَنْ يُتَوَفَّى وَمِنْكُمْ مَنْ يُرَدُّ إِلَى أَرْذَلِ الْعُمُرِ لِكَيْلَا يَعْلَمَ مِنْ بَعْدِ عِلْمٍ شَيْئًا وَتَرَى الْأَرْضَ هَامِدَةً فَإِذَا أَنْزَلْنَا عَلَيْهَا الْمَاءَ اهْتَزَّتْ وَرَبَتْ وَأَنْبَتَتْ مِنْ كُلِّ رَوْحٍ بِهِيجٍ . ذَلِكَ بِأَنَّ اللَّهَ هُوَ الْحَقُّ وَأَنَّهُ يُحْيِي الْمَوْتَى وَأَنَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ .
وَأَنَّ السَّاعَةَ آتِيَةٌ لَا رَيْبَ فِيهَا وَأَنَّ اللَّهَ يَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُورِ

اے لوگو! اگر تم کو دوبارہ زندہ کئے جانے کے بارے میں شک ہے تو سنو! ہم نے تم کو مٹی سے پیدا کیا پھر نطفہ سے، پھر جو تک کی طرح کی چیز سے، پھر گوشت کے ٹوٹنے سے جس میں شکل و صورت بھی بنادی گئی اور بغیر شکل و صورت کے بھی، تاکہ ہم تمہارے لئے واضح کر دیں، اور ہم ماں کے رحم میں جو چاہتے ہیں، باقی رکھتے ہیں ایک متعین مدت تک۔ پھر ہم تمہیں نکالتے ہیں بچے کی شکل میں تاکہ تم اپنی مضبوطی کی حد کو پا لو۔ تم میں سے بعض کو موت آ جاتی ہے اور بعض کو عمر دراز ملتی ہے تاکہ وہ علم کے باوجود بھی کچھ نہ سمجھ سکیں۔ اور تم زمین کو بے آب و گیاہ دیکھتے ہو، اچانک جب ہم اس پر بارش برسا دیتے ہیں تو وہ کھل اٹھتی اور لہلہانے لگتی ہے اور ہر طرح کے خوبصورت جوڑے پودے اگتی ہے۔

یہ اس وجہ سے کیونکہ اللہ ہی حق ہے اور وہی مردوں کو زندہ کرتا ہے بلکہ وہ تو ہر چیز کی طاقت رکھتا ہے۔
اور یہ کہ قیامت بغیر کسی شک و شبہ کے آنے ہی والی ہے، اور اللہ ان تمام لوگوں کو جو قبر میں ہیں ضرور دوبارہ زندہ کرے گا۔ (الحج: ۵: ۷۷)

(۳) اللہ دوبارہ زندہ کرنے کی طاقت رکھتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّ اللَّهَ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ
وَلَمْ يَعْصِ بِخَلْقِهِنَّ بِقَادِرٍ عَلَى أَنْ يُحْيِيَ الْمَوْتَى
بَلَى إِنَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

کیا وہ غور نہیں کرتے کہ اللہ جس نے زمین اور آسمان کو پیدا کیا اور ان کے پیدا کرنے میں وہ ذرا بھی نہیں تھکا کیا وہ اس بات کی طاقت نہیں رکھتا کہ وہ مردوں کو دوبارہ زندہ کرے کیونکہ یقیناً وہ تمام چیزوں کی طاقت رکھتا ہے۔
(الاحقاف: ۳۲-۳۳)

(۴) اللہ کے انصاف کا تقاضا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَمَا خَلَقْنَا السَّمَاءَ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا بَاطِلًا ذَلِكَ ظَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا فَوَيْلٌ لِلَّذِينَ كَفَرُوا مِنَ النَّارِ .
أَمْ نَجْعَلُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ كَالْمُفْسِدِينَ فِي الْأَرْضِ
أَمْ نَجْعَلُ الْمُتَّقِينَ كَالْفُجَّارِ

آسمان و زمین اور جو کچھ بھی ان کے درمیان ہے ہم نے بے کار نہیں پیدا کیا۔ یہ عقیدہ اور گمان تو کافروں کا ہے تو جن لوگوں نے کفر کیا ان کے لئے جہنم کی آگ، ویل اور تباہی ہے۔ کیا وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک عمل کیا ان کو ہم زمین میں فتنہ و فساد پھیلانے والوں میں شمار کریں یا متقیوں کو فاجروں کا درجہ دے دیں۔

(ص: ۲۷-۲۸)

اللہ تعالیٰ نے مزید فرمایا:

وَلَا تَحْسَبَنَّ اللَّهَ غَافِلًا عَمَّا يَعْمَلُ الظَّالِمُونَ

إِنَّمَا يُؤَخِّرُهُمْ لِيَوْمٍ تَشْخَصُ فِيهِ الْأَبْصَارُ

ظالم جو کچھ بھی کر رہے ہیں اللہ کو اس سے غافل اور انجان نہ سمجھو وہ تو انہیں ڈھیل اور مہلت دے رہا ہے اس دن تک کے لئے جب نگاہیں پھٹی کی پھٹی رہ جائیں گی۔

(ابراہیم: ۱۲: ۴۳)

(۵) آخرت کا خوف نا فرمانی سے بچاتا ہے

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَأَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوَىٰ .

فَإِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَأْوَىٰ

اور وہ شخص جو اپنے رب کے سامنے کھڑے ہونے سے ڈرا، اور برائیوں سے اپنے نفس کو روکا تو اس کا ٹھکانہ صرف جنت ہے۔

(نازعات ۷۹: ۴۰-۴۱)

(۶) آخرت سے انکار کے نتائج

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

إِنَّ السَّاعَةَ آتِيَةٌ أَكَادُ أُخْفِيهَا لِيُجْزَىٰ كُلُّ نَفْسٍ بِمَا تَسْعَىٰ .

فَلَا يَصُدُّكَ عَنْهَا مَنْ لَا يُؤْمِنُ بِهَا وَاتَّبَعَ هَوَاهُ فَتَرْدَىٰ

یقیناً قیامت آنے والی ہے جسے میں پوشیدہ رکھنا چاہتا ہوں تاکہ ہر نفس کو اس کی کوششوں اور جدوجہد کا بدلہ دے دیا جائے تو تم کو آخرت پر ایمان سے وہ شخص ہرگز نہ روک

(طہ: ۱۵-۱۶)

دے جو آخرت پر ایمان نہیں رکھتا اور اپنے خواہشات کی پیروی کرتا ہے کہ تم ہلاک ہو جاؤ۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

أَرَأَيْتَ الَّذِي يُكَذِّبُ بِالْإِيمَانِ .

فَذَلِكَ الَّذِي يَدْعُ الْيَتِيمَ . وَلَا يَحْضُ عَلَىٰ طَعَامِ الْمَسْكِينِ .

فَوَيْلٌ لِلْمُصَلِّينَ . الَّذِينَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ . الَّذِينَ هُمْ يُرَاؤُونَ . وَيَمْنَعُونَ الْمَاعُونَ

آپ کا کیا خیال ہے اس شخص کے بارے میں جو آخرت کا انکار کرتا ہے یہی وہ شخص ہے جو یتیموں کو دھتکار کر بھگا دیتا ہے۔ اور مسکینوں کو کھانا کھلانے کیلئے لوگوں کو ابھارتا

بھی نہیں پس تباہی و بربادی ہے ان نمازیوں کے لئے جو اپنی نمازوں سے غافل رہتے ہیں اور جو ریاکاری کرتے ہیں اور استعمال ہونے والی چیزوں سے دوسروں کو روکتے

(سورہ الماعون ۱۰۷)

ہیں۔